13661- عورت اپنے خاوند کی اطاعت کیوں کرتی ہے

سوال

جب لوگ شادی کرتے ہیں توشادی کے بعد عورت پر خاوند کی بات تسلیم اوراسے نافذ کرنا کیوں ضروری ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ

مسلمان کے سامنے جب کوئی بھی حکم شرعی آجائے تواس پرواجب اورضروری ہے کہ اسے تسلیم کرے اوراس پرایمان لائے اگرچہ وہ اس کی حکمت کوجانتا ہویا اسے اس کا علم نہ بھی ہو کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے بھی ایسا ہی حکم دیا ہے ۔

اللہ تعالی نے اس کا ذکر کرتے ہوئے کچھ اس طرح فرمایا :

{اور (دیکھو) کسی بھی مومن مرد اور عورت کو اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلے کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا ، (یادرکھو) اللہ تعالی اوراس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں پڑے گا } الاحزاب (36) ۔

اور مسلمان یہ یقین اورایمان رکھتا ہے کہ سارے کے سارے شرعی احکام حکمت بالغہ سے پر ہیں ، لیکن ہوسکتا ہے کہ اس پراس کی حکمت مخفی رہی ہواوراسے وہ نہیں سمجھ سکا ، تواس وقت وہ یہ دیکھتا ہے کہ یہ قصور تواس کے علم اورانسانی عقل کا ہے جوکہ قصوراورکمی وکوتاہی سے خالی نہیں ۔

اورجب مرد وعورت ازدواجی زندگی کے قالب میں جمع ہوتے اوراکٹھے زندگی گزارتے ہیں توان کی رائے میں اختلاف پایا جانا کوئی دور کی بات نہیں اوریہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ اختلاف رائے سے خالی ہوگی ، لھذا اس کے لیے ضروری ہے کہ کوئی ایسا فریق ہونا چاہیے جواس معاملہ میں کمی کرے وگرنہ اختلافات زيادہ ہوجائيں گے اورآپس میں نزاع بڑھ جائے گا تواس لیے اس کشتی کا کوئی قائد اورکمان کرنے والا بھی ہونا چاہیے وگرنہ جب ملاحوں میں اختلاف پیدا ہوگیا تو یہ کشتی ڈوب جائے گی ۔

اس لیے شریعت اسلامیہ نے گھر میں بیوی پرخاوند کوحکمران بنایا اوراسے ذمہ داری اور مسؤلیت دی کیونکہ وہ غالبا عقل میں کامل ہوتا ہے تواس کا معنی یہ ہوا کہ عورت پر خاوند کی اطاعت کرنی واجب ہوئی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اوراس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں } النساء (34) ۔

اس اطاعت کے اسباب کئی ایک ہیں جن میں کچھ یہ ہیں :

اول :

اس لیے کہ مردوں میں اس مسؤلیت کونبھانے میں زیادہ قدرت پائی جاتی ہے ، جس طرح کہ مرد کے مقابلہ میں عورت بچوں کی پرورش اور گھر کے معاملات سنبھالنے میں زیادہ قدرت رکھتی ہے ، تواس طرح ہر ایک کے لیے موقع اورجگہ طبعی طور پر مقرر ہے ۔

دوم :

دین اسلام میں مرد عورت کے سارے اخراجات کا مکلف ہے کہ وہ اپنی بیوی پر تمام خرچہ کرے ، تواس طرح بیوی پر واجب اورضروری نہیں کہ وہ ملازمت کرتی پھرے اورنہ ہی اس پر رزق کمانا واجب ہے ، بلکہ اگر بیوی کی مستقل آمدنی بھی ہویا پھر وہ غنی اورمالدار بھی ہوجائے توپھر بھی خاوند پر ہی اس کے اخراجات کرنے واجب ہیں ، اوراس کی سب ضروریات بھی خاوند ہی پوری کرے گا ، تواس لیے کہ خاوند خرچہ کی ذمہ داری نبھاتا ہے اسی لیے اسے ولایت اورحکمرانی دی گئی ہے ۔

اسی لیے ہم ان معاشروں میں خرابی دیکھتے ہیں جواس قانون کی مخالفت کرتے ہیں ، اورمرد اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا ، اورنہ ہی بیوی اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے ، جب چاہے اپنے گھر سے نکل کرزوجیت کا گھونسلہ خالی کرکے چلی جاتی ہے ، اوراس کی اولاد ضائع ہوتی پھرتی ہے ، اورپھر وہ محنت ومشقت کرتی پھرتی ہے چاہے وہ اپنے گھر کے لیے ہی ہو۔

اس معاملہ میں چند ایک اشیاء کا خیال رکھنا ضروری ہے :

اول :

عورت اپنے خاوند کی اطاعت کرنے پر اللہ تعالی کے ہاں ماجور ہے اسے اجروثواب حاصل ہوتا ہے ۔

دوم :

خاوند کی یہ اطاعت اللہ تعالی کی معصیت کے علاوہ باقی امور میں ہوگی ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کسی بھی مخلوق کی اطاعت خالق کی نافرمانی میں نہیں کی جاسکتی)

سوم :

جس طرح خاوند کا بیوی پر حق اطاعت ہے تواللہ تعالی نے خاوند کوبھی یہ حکم دیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اوراچھا برتاؤ کرے ۔

فرمان باری تعالی ہے :

{اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ}البقرۃ (228) ۔

توخاوند اپنی بیوی پر خدمت لینے میں جوروظلم سے کام نہیں لے گا اوراس پر ظلم بھی نہ کرے ، اورنہ ہی اس پر سخت اوربداخلاقی کے احکام چلائے گا ، بلکہ وہ اس کے معاملات میں حکمت ودانش مندی سے کام لے ، اوراسے ایسا کام کرنے کا کہے جس میں اس کی اور گھر کی بھلائی اورصلاح ہواوراس کے ساتھ نرمی وشفقت کے ساتھ معاملات کرے ۔

اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر اور اچھا ہوں)۔

واللہ اعلم.